شاہد حسین رزاقی

پاکستانی مسلمانوں میں شادی بیاہ کی رسمیں

(۲)

پنجاب کے شہر

پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں کے طرز معاشرت اور رسوم و رواج میں بہت فرق پایا جاتا ہے اور اس سے بھی بہت زیادہ فرق امیر اور غریب طبقوں اور تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں نظر آتا ہے۔ امیروں اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کا معیار زندگی اور طرز معاشرت عوام سے بے حد مختلف ہے اور یہ مغربی تہذیب سے بہت متاثر ہیں۔ شہروں میں شادی کی تقریب بہت دھوم دھام اور بڑے اہتمام سے منائی جاتی ہے۔ رسمیں کم اور دیہاتی رسموں سے بہت کچھ مختلف ہوتی ہیں۔ تاہم شادی بیاہ کی کچھ پرانی رسمیں شہروں میں بھی باقی ہیں اور ان میں بہت کچھ اصلاح و ترمیم کر لی گئی ہے۔

جدید تعلیم یافتہ اور دولت مند طبقے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مغربی تہذیب کے رنگ میں یکسر رنگ گئے ہیں اور اس کے طور طریقے اختیار کر لیے ہیں۔ لیکن اعلیٰ اور متوسط طبقوں میں بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جن کی زندگی اور طرز معاشرت میں مغربی اور مشرقی تہذیبوں کا ایک خوشگوار امتزاج پایا جاتا ہے اور انھوں نے پرانی رسموں میں بھی اصلاح و ترمیم کر کے انھیں برقرار رکھا ہے۔ یہ طبقہ معاشرہ میں اعتدال اور ہم آہنگی پیدا کرنے والا طبقہ ہے اور ملک کی تہذیب و معاشرت میں اس کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔

دیہی علاقوں کے رسوم ورواج میں قدم قدم پر اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ مقامی حالات، مختلف علاقوں کے باشندوں کی خصوصیات اور طرز معاشرت میں فرق کا لازمی نتیجہ ہے لیکن دیہاتوں کے برعکس شہروں کے رسوم ورواج میں زیادہ یکسانی پائی جاتی ہے۔ اور مختلف شہروں کے درمیان طویل فاصلوں کے باوجود اعلیٰ اور متوسط طبقوں کے طرز معاشرت اور رسوم ورواج میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ چنانچہ شادی بیاہ کے موقع پر جو رسمیں ہوتی ہیں وہ اپنے علاقے کی دیہی رسموں سے مختلف لیکن دوسرے علاقوں کے شہروں کی رسموں کے مطابق نظر آتی ہیں۔ مقامی اثرات کے تحت ان میں اگر فرق ہوتا ہے تو بہت معمولی ورنہ عام طور پر تمام رسموں میں بڑی یکسانی پائی جاتی ہے۔ یہی حال پنجاب کے شہروں کا بھی ہے۔ یہاں کی زندگی اور طرز معاشرت دیہاتوں سے بہت مختلف ہے اور شہری و دیہی رسوم ورواج میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔

موزوں رشتہ کی تلاش

جب کسی لڑکے یا لڑکی کی عمر شادی کے قابل ہو جاتی ہے۔ لڑکی ضروری تعلیم و تربیت حاصل کر لیتی ہے اور لڑکا تعلیم ختم کر کے برسر روزگار بھی ہو جاتا ہے تو والدین کو ان کی شادی کر دینے کی فکر ہوتی ہے اور موزوں رشتے کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔ رشتہ داروں، دوستوں، برادری والوں اور دوسرے خاندانوں میں جن سے واقفیت ہوتی ہے موزوں لڑکا یا لڑکی منتخب کرنے کے لیے نظر ڈالی جاتی ہے۔ اور دوستوں اور قریبی رشتہ داروں کی مدد سے مناسب طریقوں پر موزوں رشتے کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔ بعض خاندانوں میں مشاطاؤں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ لڑکے والے لڑکی کی تلاش علانیہ طور پر بڑی سرگرمی سے شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن لڑکی والے اس کا اظہار نہیں کرتے اور ان کی کوششیں پوشیدہ رہتی ہیں۔ جب کوئی موزوں رشتہ مل جاتا ہے تو اس کو طے کرنے کے لیے سلسلہ جنبانی ہونے لگتی ہے۔

لڑکے والوں کو جب کوئی لڑکی پسند آ جاتی ہے تو کسی مشترک دوست کے یہاں، یا

رشتہ کرانے والے کے توسط سے لڑکے کے یہاں جائے کی دعوت پر یا کسی اور موزوں طریقے سے لڑکے اور لڑکی اور ان کے چند بہت قریبی رشتہ داروں کو یک جا کر دیا جاتا ہے تاکہ لڑکا اور لڑکی بھی ایک دوسرے کو اچھی طرح دیکھ لیں اور ان کے متعلق رائے قائم کرسکیں۔

لڑکے اور لڑکی کی رضامندی

لڑکی کے ذاتی و خاندانی حالات مناسب طریقہ پر پہلے ہی معلوم کر لیے جاتے ہیں۔ اور لڑکے کے متعلق ضروری معلومات فراہم کر دی جاتی ہیں۔ اور جب بزرگوں کے علاوہ لڑکا و لڑکی بھی ایک دوسرے کو پسند کر لیتے ہیں تو لڑکے والے باقاعدہ پیغام دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو امور دریافت طلب ہوتے ہیں وہ زبانی یا خط کے ذریعہ بتلا دیے جاتے ہیں اور لڑکی کے والدین قریبی رشتہ داروں اور دوستوں سے مشورہ اور لڑکی کی رضامندی حاصل کر کے لڑکے والوں کو منظوری کی اطلاع دیتے ہیں۔ اور اس کے بعد منگنی کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔

منگنی

منگنی کے دن لڑکے اور لڑکی کے گھر والے چند قریبی رشتہ داروں کو اپنے اپنے گھر پر مدعو کرتے ہیں۔ منگنی کی رسم لڑکی کے گھر پر ہوتی ہے اور وہ اس تقریب کے لیے گھر کو آراستہ کر کے پر تکلف دعوت کا انتظام کرتے ہیں۔ اس روز لڑکی کو دلھن کی طرح سنوارتے ہیں۔ لڑکے کے گھر سے منگنی کے لیے لڑکا، عورتیں اور دو چار مرد آتے ہیں۔ یہ لوگ لڑکی کو پہنانے کے لیے انگوٹھی جوڑا۔ زیور۔ رومال۔ پھول اور مٹھائی لے آتے ہیں۔ مٹھائی ایک من یا اس سے زیادہ ہوتی ہے اور عزیز و اقارب میں تقسیم کی جاتی ہے۔ بعض جگہ لڑکا منگنی کی انگوٹھی لڑکی کو پہنا دیتا ہے۔ اور بعض جگہ لڑکے کی ماں یا بہن انگوٹھی پہناتی ہے۔ پھر لڑکی کے ماں باپ لڑکے کو سلامی، انگوٹھی، رومال اور جوڑا دیتے ہیں۔ منگنی کے موقع پر لڑکے کے علاوہ اس کے قریبی رشتہ داروں کو بھی جوڑے دیے جاتے ہیں۔ منگنی میں بعض لوگ گانے بجانے کا انتظام بھی کرتے ہیں۔ دعوت کے بعد لڑکے والے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ مٹھائی بھیجی جاتی ہے جو عزیز و اقارب میں تقسیم

ہوتی ہے۔

منگنی کے بعد لڑکے اور لڑکی کے بزرگ بات چیت کر کے یا خط کے ذریعہ شادی کی تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ یہ تاریخ ایسی ہوتی ہے جو دونوں گھرانوں کے لیے موزوں ہو۔ منگنی اور شادی کے دوران میں جو تہوار پڑتے ہیں ان میں لڑکے والے لڑکی کے لیے جوڑے، تحفے اور مٹھائی بھیجتے ہیں اور لڑکی والے لڑکے کو سلامی دیتے اور مٹھائی وغیرہ بھیجتے ہیں۔

مانجھا

شادی کی تاریخ سے تین چار دن پہلے لڑکی کے گھر میں مانجھے کی رسم ہوتی ہے۔ اس روز لڑکی کی سہیلیاں اور کچھ رشتہ دار عورتیں اور لڑکیاں مدعو کی جاتی ہیں۔ لڑکی کو سنوارتے اور زرد رنگ کا جوڑا پہناتے ہیں۔ اس کی سہیلیاں اور دوسری مہمان لڑکیاں بھی زرد جوڑے پہنتی ہیں۔ دلھن کو ایک چوکی پر بٹھا کے پھول پہناتے ہیں۔ پھر سہاگنیں اس کی ہتھیلی پر خوشبودار ابٹن رکھ کر اس کے منہ میں تھوڑی سی مٹھائی دیتی اور روپے نثار کرتی ہیں۔ یہ روپے ملازموں کو تقسیم کر دیے جاتے ہیں۔ مہمانوں کی پر تکلف دعوت ہوتی ہے۔ مانجھے کے دن سے گانے بجانے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو شادی ہونے تک جاری رہتا ہے۔

مہندی

مانجھے کے بعد مہندی کی رسم ہوتی ہے جو اس تقریب کی ایک اہم رسم سمجھی جاتی ہے۔ اس میں شرکت کے لیے عورتوں کو مدعو کیا جاتا ہے اور بہت خوش نما دعوت نامے بھیجے جاتے ہیں۔ اس روز دلھن کے گھر کو آراستہ کر کے اس کا جہیز سجا دیا جاتا ہے۔ روشنی اور دعوت کا اہتمام ہوتا ہے دلھن کی سہیلیاں اور دوسری لڑکیاں سبز یا مہندی کے رنگ کا جوڑا پہنتی ہیں اور خوب گانا بجانا ہوتا ہے۔

پہلے دولھا والے دلھن کے مہندی لگانے جاتے ہیں۔ پھر دلھن والے دولھا کے مہندی لگاتے ہیں۔ گوندھی ہوئی مہندی ایک تھال میں جما کر اس کے اوپر خوب چمکدار پھول بوٹے بناتے

اور اس کے گرد موم بتیاں لگاتے ہیں۔ دولہا والے مہندی اور مٹھائی لے کر دلہن کے گھر جاتے اور اس کے مہندی لگاتے ہیں۔ اس رسم کے لیے دلہن کو عمدہ کپڑے پہناتے اور سنوارتے ہیں پھر اس کو چوکی پر بٹھا کر اوپر لال کپڑا ڈال دیتے ہیں۔ پہلے لڈو یا کسی اور مٹھائی سے دلہن کا منہ میٹھا کرتے ہیں۔ پھر سات سہاگنیں اس کے مہندی لگاتی ہیں اور روپے نچھاور کرتی ہیں۔ پہلے مہندی پورے ہاتھ پر لگائی جاتی تھی لیکن اب لڑکیاں یہ پسند نہیں کرتیں اور ہتھیلی پر پتہ رکھ کر اس پر مہندی لگائی جاتی ہے۔ بعض جگہ یہ رسم ہے کہ جب دلہن چوکی پر سے اٹھ جاتی ہے تو بھاوجیں چوکی کے ایک طرف سے دوسری طرف کو دتی ہیں۔ پھر دلہن کو کمرے میں لے جاتے ہیں۔ مہندی لگانے کے بعد مہمانوں کی دعوت ہوتی ہے اور دولہا کے گھر کی عورتیں واپس جاتی ہیں۔

دلہن کے بعد دولہا کے مہندی لگانے کی رسم ہوتی ہے۔ بعض جگہ اسی روز اور بعض جگہ دوسرے دن لڑکی والے مہندی کا تھال اور مٹھائی لے کر لڑکے کے گھر جاتے ہیں۔ دولہا کو چوکی پر بٹھا کے اس کا منہ میٹھا کیا جاتا ہے۔ پھر دلہن کی کوئی بہن اس کی سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں مہندی لگا کر اس پر حنا باندھ دیتی ہے۔ دلہن کی بہنیں، بھاوجیں اور سہیلیاں دولہا کے مہندی لگانے جاتی ہیں اور چائے، شربت، میوہ اور مٹھائی وغیرہ سے ان کی تواضع کی جاتی ہے۔

بارات

مہندی کے دوسرے دن بارات جاتی اور شادی کی اصل تقریب ہوتی ہے۔ اس تقریب میں شرکت کے لیے دولہا اور دلہن دونوں کی طرف سے بہت خوبصورت کارڈ بھیجے جاتے ہیں۔ چند خاص لوگوں کو کارڈ بھیجنے کے علاوہ دعوت دینے والے خود بھی جا کے مدعو کرتے ہیں۔

دلہن والے دولہا کے جوڑے کے روپے پہلے ہی بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی پسند کے مطابق کپڑے بنوا لے۔ عموماً دولہا سوٹ پہنتے اور گلے میں زری یا پھولوں کے ہار پہن لیتے ہیں۔ بعض لوگ دولہا کو پاجامہ یا شلوار، ریشمی قمیص اور بربرہ کیڈ کی شیروانی پہناتے اور زریں پگڑی باندھتے ہیں۔ کچھ لوگ پگڑی پر سہرہ بھی باندھ لیتے ہیں۔ دولہا جب تیار ہو جاتا ہے تو اس کا باپ یا کوئی اور

بزرگ سہرہ باندھتا اور روپے دیتا ہے۔ پھر بڑی بھاوجیں سرمہ لگاتی ہیں اور ان کو نیگ دیا جاتا ہے جب بارات روانہ ہونے لگتی ہے تو بہنیں نیگ طلب کرتی ہیں۔ اور ان کو نیگ دینے کے بعد بارات روانہ ہوتی ہے۔ بارات موٹروں کی قطار کی شکل میں جاتی ہے۔ آگے دولھا کی موٹر ہوتی ہے جس کو پھولوں سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ کچھ مہمان بارات کے ساتھ جاتے ہیں اور کچھ براہِ راست دلھن کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔

بارات جب دلھن کے گھر پہنچتی ہے تو باراتی کچھ فاصلے پر رُک جاتے ہیں۔ دلھن والے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرتے اور پھولوں کے ہار پہناتے ہیں۔ باراتیوں کی خوب خاطر تواضع ہوتی ہے۔ دولھا کے لیے تخت پر مسند بچھا کے آراستہ کرتے ہیں۔ اور مہمان صوفوں اور کرسیوں پر بٹھائے جاتے ہیں۔ دلھن کے کپڑے، زیور، جوتے، سنگھار کا سامان وغیرہ جس کو بری کہتے ہیں بارات کے ساتھ لے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ مٹھائی، مصری اور کھجوریں بھی لے آتے ہیں جو نکاح کے بعد تقسیم کی جاتی ہیں۔ دلھن کے گھر میں بری کی نمائش ہوتی ہے اور یہ چیزیں سب کو دکھلائی جاتی ہیں۔

نکاح

شادی کی محفل میں بعض لوگ مردوں اور عورتوں کے لیے ایک ہی جگہ نشست کا انتظام کرتے ہیں اور بعض الگ الگ۔ نکاح سے قبل قانون کے مطابق نکاح نامے کی خانہ پُری کی جاتی ہے۔ مہر اور دیگر شرائط کا تصفیہ اور اندراج ہوتا ہے۔ وکیل اور گواہوں کے سامنے دلھن خود اپنی رضامندی کا اظہار کرتی ہے۔ اور جملہ امور کی تکمیل کے بعد قاضی یا خاندان کا کوئی بزرگ یا کوئی عالم نکاح پڑھاتا ہے۔ نکاح کے بعد دعا مانگی جاتی ہے۔ مصری اور چھوارے تقسیم ہوتے ہیں۔ سہرے پڑھے جاتے ہیں، اور دولھا اور دلھن کے قریبی عزیزوں اور بزرگوں کو مبارک باد دی جاتی ہے۔ دولھا کے عزیز و احباب اس سے گلے ملتے اور مبارک باد دیتے ہیں۔ پھر مہمانوں کی تفریح و تواضع کا سامان ہوتا ہے۔ چائے یا کھانے کے بعد مہمان رخصت ہونے لگتے ہیں۔

عروسی لباس

نکاح کے بعد دلھن کو رخصت کرنے کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ دلھن کی بہنیں، بھاوجیں اور سہیلیاں اس کا بناؤ سنگھار کرتی اور خوب سنوارتی ہیں۔ عروسی جوڑا پہناتی ہیں جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور عموماً غرارہ، کرتا اور دوپٹہ یا شلوار، قمیص اور دوپٹہ پر خوبصورت اور بھاری زری کام کر کے یہ جوڑا تیار کیا جاتا ہے۔ جوتا بھی سرخ مخمل کا ہوتا ہے جس پر سلمے اور ستارے سے پھول بوٹے بنائے جاتے ہیں۔ دلھن کو زیور کثرت سے پہنایا جاتا ہے جس میں کچھ زیور ایسے ہوتے ہیں جو صرف شادی بیاہ کے لیے مخصوص ہیں۔

آرسی مصحف اور سلامی

کھانے کے بعد دولھا کو زنان خانے میں بلایا جاتا ہے۔ سب مہمانوں کے درمیان مسند بچھا کر اس پر پہلے دلھن کو بٹھا دیتے ہیں۔ پھر دولھا کو۔ بعض عورتوں کا یہ خیال ہے کہ دلھن کو اس لیے پہلے بٹھایا جاتا ہے کہ وہ دولھا پر ہمیشہ چھائی رہے۔ دولھا جب گھر میں داخل ہوتا ہے تو بہنیں اس پر آنچل ڈال کر لاتی ہیں۔ اور سب سے پہلے آرسی مصحف کی رسم ہوتی ہے۔ جوتا چرانے کی رسم ہر جگہ عام ہے۔

آرسی مصحف کی رسم کے لیے دولھا اور دلھن کو آمنے سامنے بٹھا دیتے ہیں اور ان کے سروں پر ایک بھاری کار چوبی دوپٹہ ڈال دیا جاتا ہے۔ درمیان میں بڑا سا آئینہ اور قرآن رکھتے ہیں۔ اور دلھن کا گھونگھٹ ہٹا کر دولھا سے کہتے ہیں کہ آئینہ میں دلھن کا منہ دیکھو اور سورۂ اخلاص پڑھ کر دلھن کے منہ پر دم کرو۔ دولھا ایسا ہی کرتا ہے۔ دلھن سے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آہستہ سے سورۂ اخلاص پڑھے اور دل ہی دل میں دولھا پر دم کرے۔ دلھن کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور دولھا سے اصرار کیا جاتا ہے کہ کہو بی بی! میں تمھارا غلام۔ آنکھیں کھولو۔ اور دولھا کی بہنیں کہتی ہیں غلام نہیں کہو میں تمھارا گلاب۔ تھوڑی دیر تک اسی طرح مذاق ہوتا ہے۔ پھر دولھا کوئی میٹھی چیز دلھن کو کھلاتا ہے اور اس کے گلے میں پھولوں کا ہار اور انگلی میں انگوٹھی پہنا دیتا ہے۔ پھر دلھن کا ہاتھ پکڑ کر دولھا کو میٹھی چیز کھلاتے اور ہار اور انگوٹھی پہناتے ہیں۔

اس کے بعد دولھا کو سلامی دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے دلھن کی ماں ــــــــ روپے دیتی ہے۔ پھر سب عزیز و اقارب سلامی دیتے ہیں۔ ان رسموں کے بعد دلھن کو اس کے کمرہ میں لے جاتے ہیں اور دولھا باہر چلا جاتا ہے۔ جب وہ باہر جانے لگتا ہے تو سالیوں کو روپے دیتا ہے اور وہ چھپایا ہوا جوتا واپس کر دیتی ہیں۔ باہر جا کے دولھا رخصتی کا انتظار کرتا ہے اور مہمانوں کی دلچسپی کے لیے گانا اور ناچ ہوتا ہے۔

رخصتی

دلھن کی رخصتی عموماً رات کے وقت ہوتی ہے۔ سب سے پہلے خاندان کے بزرگ دلھن سے ملنے اور اس کو رخصت کرنے آتے ہیں۔ اور نئی زندگی کو کامیاب اور خوشی و مسرت سے ہم کنار بنانے کے لیے مفید نصیحتیں کرتے ہیں۔ پھر بزرگ عورتیں آتی اور دعائیں دے کر رخصت کرتی ہیں۔ ان کے بعد دوسرے رشتہ دار اور سہیلیاں دلھن سے ملتی ہیں۔ اس دوران میں سب پر رقت طاری رہتی ہے۔ دلھن اپنے میکے اور عزیزوں کی جدائی کے خیال سے نڈھال ہوتی ہے۔ اور دلھن کی رخصتی کا منظر سب کو متاثر کر دینے والا ہوتا ہے۔ رخصتی کے وقت دولھا دلھن کا ہاتھ پکڑ کر چلتا ہے۔ دونوں کے سر سے اونچا قرآن اٹھا کر ان کو اس کے نیچے سے گذارتے ہیں۔ اور سب لوگ دعائیں دیتے اور خدا حافظ کہتے ہیں۔ دلھن جب موٹر میں بیٹھ جاتی ہے تو اس پر روپے پیسے نچھاور کیے جاتے ہیں۔ اور آگے دولھا اور دلھن کی موٹر اور اس کے پیچھے باراتیوں کی موٹریں روانہ ہو جاتی ہیں۔

نکاح کے دن بھی دلھن کے جہیز اور تحفوں کی نمائش ہوتی ہے۔ اور جب سب لوگ جہیز دیکھ چکتے ہیں تو اس کو پیک کر کے دلھن کے ساتھ کر دیا جاتا ہے۔ لڑکی والوں کی طرف سے دولھا کی ماں اور بہنوں کو جوڑے اور سونے کے کڑے اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کو بڑی تعداد میں جوڑے بھی دیے جاتے ہیں۔ جہیز جوڑوں اور تحفوں کے علاوہ دلھن کے ساتھ مٹھائی اور کھانے کی دیگیں بھی بھیجتے ہیں۔ یہ کھانا دولھا کے مہمانوں کو کھلایا جاتا اور مٹھائی رشتہ داروں اور برادری

میں تقسیم کی جاتی ہے۔

رونمائی

دلھن جب دولھا کے گھر پہنچتی ہے تو کالا بکرا صدقہ اتارا جاتا ہے۔ سب عزیز اور مہمان دلھن کا استقبال کرتے ہیں اور بہت خوشی و مسرت کے ساتھ عورتیں دلھن کو موٹر سے اتارتی ہیں۔ بعض لوگوں میں رسم ہے کہ دولھا اور دلھن گھر کے دروازے پر ٹھہر جاتے ہیں اور دولھا کی ماں کٹورے میں پانی لے کر دونوں پر وارتی اور اس کو پینا چاہتی ہے۔ لیکن دولھا روک دیتا ہے۔ اس طرح چھ بار اس کو روکا جاتا ہے اور ساتویں بار وہ پانی پی لیتی ہے۔ پھر ایک تھالی میں دودھ اور ہری دوب ڈال کر اس میں دلھن کے پاؤں رکھتے ہیں۔ اس کے بعد دونوں کے سر پر قرآن کا سایہ کر کے ان کو گھر کے اندر لے جاتے ہیں۔ گھر میں داخل ہوتے ہی بہنیں نیگ طلب کرتی ہیں اور ان کو روپے دیے جاتے ہیں۔ دولھا اور دلھن کو مسند پر بٹھایا جاتا ہے۔ بعض جگہ یہ رسم ہے کہ دولھا دلھن کے آنچل پر دو نفل بطور شکرانہ پڑھتا ہے۔ اس کے بعد رونمائی کی رسم ہوتی ہے۔ سب سے پہلے سسر اور ساس دلھن کا منہ دیکھتے اور زیور اور نقد روپے دیتے ہیں۔ اس کے بعد سب رشتہ دار، دوست اور برادری کے لوگ دلھن کو رونمائی دیتے ہیں۔

دعوتِ ولیمہ

اگلے دن دولھا کی طرف سے دعوتِ ولیمہ ہوتی ہے جس کے لیے بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ دعوت کے کارڈ دولھا اور دلھن کے عزیز و اقارب کو بھیجے جاتے ہیں۔ گھر کو خوب آراستہ کر کے روشنی کی جاتی ہے۔ دلھن کو بہت عمدہ کپڑے اور زیور پہنا کر سنوارتے ہیں۔ اور دعوت کے بعد دولھا اور دلھن کو مسند پر بٹھا کر پھول پہناتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس روز دولھا کو تحفے دیتے ہیں۔

دعوتِ ولیمہ کے بعد دولھا اور دلھن کے عزیزوں اور دوستوں کے یہاں دعوتیں ہوتی

ہیں جن میں دولہا کو سلامی اور دلھن کو رونمائی دی جاتی ہے اور پھول پہنائے جاتے ہیں۔ دعوتوں کا یہ سلسلہ کئی دن جاری رہتا ہے۔

بہاول پور

مغربی پاکستان کے وہ علاقے جو پہلے ریاست بہاول پور میں شامل تھے رسم و رواج میں پنجاب سے زیادہ متاثر ہوئے اور ان پر سندھ کا بھی کافی اثر پڑا۔ اس طرح مقامی رسوم و رواج نے ان اثرات کے تحت ایک ملی جلی شکل اختیار کر لی۔

منگنی

یہاں رشتہ طے کرنے کے لیے گفت و شنید کی ابتدا میراثی کرتا ہے۔ وہ جب ضروری معلومات حاصل کر لیتا ہے تو لڑکے والوں کو مطلع کرتا ہے اور وہ لوگ قریبی رشتہ داروں سے مشورہ کر کے باقاعدہ پیام دیتے ہیں۔ لڑکی والوں کی منظوری کے بعد منگنی کی تاریخ طے کی جاتی ہے۔ اس روز لڑکے کا باپ چند رشتہ داروں کے ساتھ لڑکی کے گھر جاتا ہے اور لڑکی کے لیے جوڑا، زیور اور انگوٹھی اور گڑ لے جاتا ہے۔ اور کچھ روپے بھی دیتا ہے۔ یہ گڑ لڑکی کے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لڑکی کے رشتہ دار لڑکے والوں کا استقبال کرتے ہیں اور دودھ کا شربت پلاتے ہیں۔ جب لڑکے اور لڑکی دونوں کے رشتہ دار منگنی کی رسم شروع کرنے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں تو لڑکی کی طرف سے ایک شخص کہتا ہے کہ " نیت بخیر رکھو۔ اور اس جوڑے کی بہتری کے لیے دعا کرو۔" اس کے کہنے پر سب لوگ دعائے خیر کرتے ہیں جس کو " دعائے فاتحہ خیر" پڑھنا کہتے ہیں۔ پھر لڑکی والوں کی طرف سے بتاشے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اور لڑکے والوں کی طرف سے نائی گڑ تقسیم کرتا ہے۔ گڑ تقسیم کر کے نائی لڑکی کے باپ یا بھائی کی چادر پکڑ لیتا ہے اور اس کو روپے دیے جاتے ہیں۔ اس طرح منگنی طے پا جاتی ہے اور سب لوگ مبارک باد دیتے ہیں۔

بعض جگہ یہ رسم ہے کہ منگنی کے لیے صرف رات کے وقت دلہن کے گھر جاتے ہیں، اور یہ رات قمری مہینے کی یکم یا ۵، ۷، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۵، ۲۷ یا ۲۹ تاریخ ہوتی ہے۔

نتھ سورا

مردانے میں دعائے خیر اور منگنی کی رسم طے پا جانے کے بعد اندر عورتیں نتھ سورا کی رسم ادا کرتی ہیں۔ لڑکے والوں کی طرف سے جو عورتیں آتی ہیں وہ لڑکی کے لیے جوڑا، زیور اور انگوٹھی، چوڑیاں، میوہ اور بتاشے لاتی ہیں۔ لڑکی کو جوڑا اور زیور پہنا کے خوب سجایا جاتا ہے۔ پھر اس کی ناک چھیدی جاتی ہے۔ ناک چھیدنے کے بعد لڑکے کے گھر کی عورتیں لڑکی کو روپے دیتی ہیں اور بتاشے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد لڑکی کے باپ کی طرف سے دعوت ہوتی ہے۔ گھی، چاول اور شکر کھلاتے ہیں۔ اس دعوت میں کوئی ایسی چیز نہیں دیتے جو چھری سے کاٹی جاتی ہو۔ مثلاً گوشت یا ترکاری وغیرہ۔ اس موقع پر ایسی چیزوں کا استعمال بدشگونی خیال کرتے ہیں۔

روٹی خوان

منگنی طے ہونے کے بعد ایک اور رسم ہوتی ہے جس کو روٹی خوان کہتے ہیں۔ اس رسم کے لیے لڑکا لڑکی کے گھر جاتا ہے۔ اور لڑکی کا باپ اس کی دعوت کرتا ہے۔ لڑکا جس برتن میں کھانا کھاتا ہے اس میں گیارہ روپے ڈال دیتا ہے۔ اس کے بعد لڑکی کے ماں باپ لڑکے کو ایک لنگی اور انگوٹھی دیتے ہیں۔ اس رسم کے بعد کم از کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کے بعد شادی ہوتی ہے اور شادی کی تاریخ مقرر ہونے کے بعد اس کی تیاری دونوں طرف شروع ہو جاتی ہے۔

چندراناں

بعض علاقوں میں اس سے ملتی جلتی ایک اور رسم ہوتی ہے جس کو چندراناں کہتے ہیں۔ منگنی ہو جانے کے بعد جب پہلا چاند نکلتا ہے تو خوشی منائی جاتی ہے اور اس مہینے کی چودہ تاریخ کو لڑکا اپنے سسر کو چاندنی رات کی مبارکباد دینے جاتا ہے۔ لڑکے کی خاطر تواضع ہوتی ہے اور دعوت

کی جاتی ہے۔ کھانے کے بعد لڑکا اس پلیٹ میں جس میں وہ کھانا کھاتا ہے گیارہ یا اکیس روپے ڈال دیتا ہے اور سسر اس کو انگوٹھی دیتا ہے۔

پینگ جھولا

روٹی خوان کی رسم کے بعد جب آخری چہار شنبہ آتا ہے تو ایک اور رسم کی جاتی ہے جس کو پینگ جھولا کہتے ہیں۔ اس رسم کے موقع پر لڑکے کے ماں باپ لڑکی کے لیے کپڑے، جوتے، پینڈیاں یا سیویاں، گھی، شکر اور روپے بھیجتے ہیں۔ لڑکا پیڑھی اور رسی لے کر سسرال جاتا ہے اور وہاں ایک درخت میں جھولا ڈال کر سالیوں کو جھلاتا ہے۔ اس کو پینگ جھولا یعنی جھلانے کی رسم کہتے ہیں۔

عاشورہ، شب برات، عید اور بقر عید کے موقع پر لڑکے کے ماں باپ لڑکی کے لیے چاول گھی اور شکر بھیجتے ہیں۔ عید کے لیے سویاں اور کپڑے بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن کسی تقریب کے موقع پر کوئی ایسی چیز نہیں بھیجی جاتی جو چھری سے کاٹی گئی ہو۔ چنانچہ بقر عید میں گوشت نہیں بھیجتے بلکہ گھی شکر اور چاول بھیجتے ہیں۔

لاگ اور روٹی

منگنی کے بعد اور نکاح سے پہلے کئی رسمیں ہوتی ہیں جن میں لاگ اور روٹی کی رسمیں بھی شامل ہیں۔ لڑکی کا باپ لڑکے کے باپ کو اکیس روپے بھیجتا ہے اور رشتہ داروں اور دوستوں کو مدعو کرتا ہے۔ یہ روپے لاگ کہلاتے ہیں۔ اور اس رسم میں شرکت کی دعوت اس طرح دی جاتی ہے کہ جن لوگوں کو بلایا جاتا ہے ان کے ہاں ایک دھاگہ بھیجا جاتا ہے جس میں گرہیں پڑی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد برادری کی دو دعوتیں کی جاتی ہیں۔ ان دعوتوں کو روٹی کہتے ہیں۔

نکاح کی تاریخ

عام رواج یہ ہے کہ روٹی خوان کی رسم کے بعد ایک سال کے اندر شادی کی جاتی ہے۔ شادی یعنی نکاح کی تاریخ مقرر کرنے کے لیے لڑکے کا باپ اپنی برادری اور خاندان کے کچھ سربرآوردہ

لوگوں کو لے کر لڑکی کے گھر جاتا ہے اور لڑکی کے باپ سے گفتگو کر کے شادی کی تاریخ مقرر کرتا ہے۔ اس سلسلے میں تین اہم رسموں کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ ایک تو چوٹی کھولنے کی رسم جس کو چوٹی کھولمنڈی کہتے ہیں۔ دوسرے ابٹن لگانے کی رسم جو چوٹی کھولنے کی رسم کے تین دن بعد ہوتی ہے اور تیسرے شادی یا نکاح کی رسم جس کے لیے .... ابٹن لگانے کے تین دن بعد کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے

اس طرح شادی سے متعلق اصل تقریبوں کا سلسلہ نکاح سے ایک ہفتہ پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ اور تین اہم رسموں میں تین تین دن کا وقفہ ہوتا ہے۔ یہ ایک عجیب رسم ہے کہ چوٹی کھولنے کی تاریخ سے نکاح تک لڑکی میلے کپڑے پہنتی ہے۔ اور نکاح کے بعد کپڑے بدل کر اس کو دلھن بناتے ہیں۔

بارات

نکاح کے دن باراتی دلھن کے گھر جانے کی تیاریاں کرتے ہیں۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ اور دولھا کو نہلانے کی رسم ہوتی ہے۔ لڑکے کی بہنیں اور بھاوجیں پانی سے بھری ہوئی رنگین ٹھلیاں یا گھڑولیاں لاتی ہیں اور نائی دولھا کو نہلاتا ہے دولھا کو ایک جھولے یا چوکی پر بٹھایا جاتا ہے جس کو کھارا کہتے ہیں اور اس کے اوپر رنگین ٹھلیوں سے پانی ڈالا جاتا ہے۔ اس موقع پر عورتیں گاتی ہیں اور نائی کو انعام دیا جاتا ہے۔

بارات جب دلھن کے گھر کے قریب پہنچتی ہے تو خاندان اور گاؤں کے بزرگ اور مہمان اس کا استقبال کرتے ہیں۔ بارات کے استقبال کی ایک رسم یہ بھی ہے کہ عورتیں گالیاں گاتی ہیں۔ دلھن کے گھر کے دروازے پر ایک قندیل لٹکا دی جاتی ہے۔ دولھا جب اس دروازے میں داخل ہوتا ہے تو یہ قندیل توڑتا ہے۔ اس کے بعد بارات گھر میں داخل ہوتی ہے اور نکاح پڑھا جاتا ہے۔

رخصتی

نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے دلھن کو نہلاتے ہیں اور اس کی سسرال سے آئے ہوئے کپڑے

اور زیور پہنائے جاتے ہیں۔ جہیز کی نمائش ہوتی ہے۔ دولھا کو سلامی دی جاتی ہے۔ اس کے بعد دلھن کی رخصتی ہوتی ہے۔

ستواڑہ

دلھن اپنے میکے سے رخصت ہو کر جب سسرال آتی ہے تو وہاں چھ روز رہتی ہے۔ شادی کے چھٹے دن دلھن کی ماں اور کچھ عورتیں دولھا کے گھر جاتی ہیں اور دولھا دلھن کو یکجا بٹھا کر عورتیں ان کی گود میں بتاشے ڈالتی ہیں اور مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے۔ دلھن ساتویں دن میکے واپس آتی ہے۔ پھر میکے میں چھ ہفتے رہتی ہے۔ اس کو ستواڑہ کہتے ہیں۔

پردہ

ایک رسم یہ بھی ہے کہ دلھن رخصتی کے بعد چھ دن تک سسر کو منہ نہیں دکھاتی ہے۔ اس کو پردہ کہتے ہیں۔ ساتویں دن جب وہ میکے جانے لگتی ہے تو یہ پردہ توڑا جاتا ہے اور دلھن کے چہرے سے نقاب اتار کر سسر کو اس کا منہ دکھلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد دلھن اپنے میکے چلی جاتی ہے اور چھ ہفتے کے بعد سسرال آتی ہے۔